علّامہ اقبال کی خطوط نگاری اور خصوصیات

علّامہ اقبال نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ بلندپایہ نثر نگار بھی تھے۔ نثر میں ان کے خطوط بہت اہم ہیں۔ اقبال کے مکاتیب کے مجموعوں کی تعداد ایک درجن سے زیادہ ہیں۔ کُل خُطوط کی تعداد ۱۳۰۰ سے زیادہ ہے۔ اُن کے خطوط کے مجموعے درج ذیل ہیں۔

(1) شادو اقبال ۱۹۴۲
(2) اقبال نامہ ۱۹۴۵
(3) خطوطِ اقبال ۱۹۴۷
(4) اقبال نامہ (حصّہ سوم) ۱۹۵۱
(5) مکاتیبِ اقبال ۱۹۵۴
(6) مکتوبِ اقبال ۱۹۵۷
(7) انوارِ اقبال ۱۹۶۷
(8) Letters and Writings ۱۹۶۷
(9) مکاتیبِ اقبال ۱۹۶۹
(10) نوادرِ اقبال ۱۹۷۵
(11) خطوطِ اقبال
(12) جہانِ دیگر

اقبال نے اردو اور انگریزی زبانوں میں خط لکھے۔ سماج کے ہر طبقے کے لوگوں نے ان کو خطوط لکھے۔ اقبال ان کا جواب دیتے تھے۔ جواب لکھنے میں اقبال جلدبازی کرتے تھے۔ اقبال کے اکثر خطوط کے جواب میں اس طرح کے جُملے ملتے ہیں۔

"آپ کا نوازش نامہ ابھی ابھی ملا"۔ "ابھی ایک لمحہ پہلے آپ کا خط مِلا"۔

اقبال کا سب سے پہلا خط حسن ماہ روی کے نام ۲۸ فروری ۱۸۹۹ء کا ہے۔ آخری خط اپنی وفات کے ایک دن پہلے تحریر کیا ہے۔ اس طرح اُن کے مکتوبات ۳۹ برسوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

خطوط میں انھوں نے ہمیشہ سادگی کا خیال رکھا۔ اُن کے مکاتیب زیادہ تر مختصر ہیں۔ اُن کا سب سے مختصر خط شاہ صدیقی کے نام لکھا ہُوا ہے۔ اس میں صرف ایک جُملہ ہے، یعنی "میری رائے میں یہ استعارہ درست نہیں"۔ اقبال خطوں میں علمی رنگ جھلکتا ہے۔ وہ اپنے خطوط کے ذریعے مطلب کی بات کہتے تھے۔